انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر۔ غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱/

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۰	مطابق یکم محرم ۱۳۵۲ھ	یوم پنجشنبہ	مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۳۳ء	نمبر ۱۲۸

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۵ اپریل بوقت ۴ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ کل حضور کا بخار اتر گیا تھا اور دن کے ... حصہ میں طبیعت اچھی رہی۔ لیکن شام کیوقت سر درد اور اعصابی کمزوری کا کسی قدر دورہ ہوا۔ اور یہ تکلیفات کے ۲ بجے تک ہی آج صبح گویا نہ تھا۔ لیکن کمزوری سخت تھی جس کے آثار ابھی تک موجود ہیں۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؞

حضرت ام المومنین اور سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ لاہور سے واپس تشریف لے آئی ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ ۲۵ اپریل کو بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے لاہور اور پشاور تشریف لے گئے ؞

۲۳ اپریل بعد نماز عشاء جناب قاضی محمد یوسف صاحب آف پشاور نے ذکر حبیب پر نہایت دلچسپ تقریر کی۔ قاضی صاحب موصوف چند روز یہاں قیام فرمانے کے بعد اب واپس تشریف لے گئے ہیں ؞ م

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارا مذہب

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے۔ ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو۔ قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلشانہٗ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کوئی اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے۔ یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لائیں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے۔ وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے۔ کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا۔ کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں ...

رپورٹ بذریعہ ہوائی ڈاک

مسجد احمدیہ لنڈن میں عید الاضحی کی تقریب

معزز ترین اصحاب کی شمولیت

دعوتی کارڈ

گولنڈن مسجد کے امام کے تبادلہ کے باعث عیدالاضحی کے ضروری انتظامات میں اس سال کسی قدر دیر ہوگئی - اور دعوتی کارڈ جو کسی تقریب سے تین چار ہفتے پہلے بھیج دیئے جاتے ضروری تھے۔ وہ بھی عید سے چند ہی دن پیشتر بھیجے جا سکے۔ تاہم خدا تعالےٰ کے فضل سے عید کے موقعہ پر مسجد احمدیہ لنڈن میں نہ صرف امید سے بڑھ کر رونق ہوئی۔ بلکہ ہر کام احسن طور پر سرانجام پایا۔ الحمد للہ

خطبہ عید

صبح گیارہ بجے ہی ہندوستانی اور نومسلم انگریز دوست نماز کے لئے آگئے۔ جو اس سال موسم کے عمدہ ہونے کی وجہ سے مسجد کے باہر باغ میں ادا کی گئی۔ مکرم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے موقعہ کے مناسب بہت عمدہ خطبہ پڑھا جس میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے واقعات کا ذکر کرنے کے علاوہ حج کے ضروری مسائل بیان کئے۔ اور ساتھ ہی قربانی۔ حجراسود کو بوسہ دینے اور طواف کرنے۔ نیز مجموعی طور پر حج کرنے کا فلسفہ بیان کیا۔ جو ہندوستانی اور انگریز بھائیوں نے دلچسپی سے سُنکر اپنے معلومات میں اضافہ کیا۔ عید کے لئے بعض نومسلم لنڈن سے باہر دور کے شہروں سے بھی کئی گھنٹوں کا سفر کر کے آئے تھے۔

معزز حاضرین

اس موقعہ پر دوسو کے قریب معززین کی حاضری ہماری امید سے بڑھ کر تھی۔ جو اصحاب تشریف لائے۔ ان میں سے مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں:-

۱ - لارڈ لی جے - پی ۔ ۲ - وائیکونٹ آسٹر ۔
۳ - لیڈی آسٹر ایم - پی ۔
۴ - آنریبل کمانڈر کینیورڈی - آر - این - ایم - پی ۔
۵ - سر فریڈرک اینڈ لیڈی گریہم (بارٹ) ایم - پی ۔
۶ - میجر ملنر ایم سی - ایم - پی ۔ ۷ - مسٹر پیتھک لارنس ایم - پی -
۸ - شیخ حافظ وہبہ قونصل حجاز ۔ ۹ - ایچ - ای - دی ہماشینٹ ایمبیسیڈر
۱۰ - ایچ - ای - دی سوس منسٹر ۔ ۱۱ - پرتگیز قونصل جنرل ۔
۱۲ - پولینڈ کے قائم مقام قونصل جنرل ۔
۱۳ - لفٹننٹ جنرل سر ہربرٹ گک (بارٹ) ۔
۱۴ - ڈاکٹر ایم - ویسٹن ۔
۱۵ - سر ڈیوڈ منرو - سی - بی - سی - آئی - ای ۔
۱۶ - مہاراجہ آف بردوان - جی - سی - آئی - ای - کے - سی - ایس - آئی - کے - سی - آئی - ای ۔
۱۷ - دی آنریبل میری - پکفورڈ - ایم - پی ۔
۱۸ - سر ایڈورڈ میکلیگن - کے - سی - ایس - آئی - کے - سی - آئی - ای - ۱۹ - سر ریجنالڈ گلینسی کے سی - آئی - ای -
۲۰ - سر بھوپیندرا ناتھ مترا - کے - سی - ایس - آئی - کے - سی - آئی - ای - ہائی کمشنر - فار انڈیا ۔
۲۱ - سر ٹیلفورڈ واؤ - سی - ایم - جی ۔
۲۲ - سر ڈینزل برے - کے - سی - آئی - ای - کے - بی - ایس - آئی - سی - بی - ای ۔
۲۳ - مسٹر ایچ - اے - ایف - لنڈسی - ٹریڈ کمشنر فار انڈیا -
۲۴ - مس مارگرٹ فرکوہرسن - ایم - اے پریزیڈنٹ نیشنل لیگ
۲۵ - پروفیسر ایچ - اے - آر - گب - ایم - اے -
۲۶ - بریگیڈیر - ایل - اے - فنشاو ۔ ۲۷ - میجر سیفورڈ بارکر -
۲۸ - لفٹننٹ کرنل - ایرک مرے - او - بی - ای ۔
۲۹ - مسٹر ہیوبرٹ مارٹن - فارن آفس - ۳۰ - مسٹر اینڈ مسز نونٹس ہیر -
۳۱ - مسٹر او - گروزلیر - ایم - ڈی - او - انڈیا آفس ۔
۳۲ - مسٹر ایچ - اے - ایف - رمبولڈ - " "
۳۳ - مسٹر ایچ میکریگر " "
۳۴ - مسٹر ایف - ڈبلیو - سمتھ - سی - آئی - ای "
۳۵ - لفٹننٹ کرنل گریہم کڈ ۔ ۳۶ - ریورنڈ ای - اے - سمتھ
۳۷ - مسٹر کینیتھ ولیمس ۔ ۳۸ - لفٹننٹ کرنل جے - ای - ڈکسن پین
۳۹ - مسٹر ایم - جے - کلاسن انڈیا آفس ۔ ۴۰ - کیپٹن بوچڑ -
۴۱ - مسٹر - جے - ایچ - ہمفریز جے - پی - سکرٹری پروپورشنل ریپریزینٹیشن سوسائٹی ۔
۴۲ - مسٹر سی - ای - لوول - ایم - بی - ای سکرٹری انگلو بیلجیئن سوسائٹی
۴۳ - مس - ای - ہورس گرانٹ سکرٹری وومینز انٹرنیشنل لیگ
۴۴ - مسز ایم جیکسن جنرل سکرٹری فار تھیوسوفیکل سوسائٹی -
۴۵ - مسٹر ایم - بل - آف - نیر ایسٹ اینڈ انڈیا "
۴۶ - مسٹر ونڈھم بوے انٹرنیشنل لا - ایسوسی ایشن ۔
۴۷ - کرنل مسز اینڈ مسٹر مسٹری (کرکٹ کا مشہور کھلاڑی)
۴۸ - سر ڈینین اینڈ لیڈی راس ۔
۴۹ - مسٹر چاڈوک (بہت بڑا تاجر)

ہندوستان کے مستقبل پر تقریریں

بعد دوپہر مسٹر محمد علی جناح کی تقریر انگلستان کے اعلےٰ ترین سیاست دانوں اور معززین کے سامنے ہندوستان کا مستقبل کے عنوان پر ہوئی۔ جسے لوگوں نے دلچسپی سے سُنا۔ آپ نے بتایا۔ کہ ہندوستان اب بہت جلد جلد ترقی کرے گا۔ وائٹ پیپر کی تجاویز ہندوستانیوں کو مطمئن نہیں کر سکتیں۔ انہیں کامل خود مختاری ملنی چاہیئے۔ ان کے بعد پریزیڈنٹ سر سٹوارٹ سینڈیمین - ایم - اے نے مسٹر جناح کے خیالات سے اختلاف کا اظہار کیا۔ مکرم جناب درد صاحب نے ہر دو کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے دونوں قسم کے خیالات سُن لئے ہیں۔ ہمیں غور کر کے ان سے نتیجہ اخذ کرنا چاہیئے۔ اور کہ ہماری رائے میں ہندوستان کی ترقی برطانیہ اور ہندوستان کے اتحاد سے وابستہ ہے۔ اس پر ہر دو خیال کے لوگوں نے اطمینان کا اظہار کیا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی چائے وغیرہ کے بعد برخاست ہوا۔ میر عبدالسلام صاحب۔ ملک عبداللہ صاحب خالد۔ مسٹر مبارک احمد فیولنگ اور مسٹر ناصر بائلے نے خاص طور پر انتظام میں مدد دی جزاھم اللہ خیرا۔

تبلیغی تقریریں

گذشتہ ماہ ہر اتوار کو بدستور سابق احمدی دوست ہندوستانی و انگریز مسجد میں آتے رہے۔ دو اتوار مکرم جناب درد صاحب نے خدا تعالےٰ کی ہستی۔ اور ان لوگوں کے رد میں جو کہتے ہیں۔ کہ ہم یہ معلوم ہی نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی خدا ہے یا نہیں۔ تقریریں کیں۔ [illegible] ہونے کی وجہ سے بہت مفید تھیں۔ ایک اتوار کو خاکسار نے خدا تعالےٰ کی صفات کے متعلق تقریر کی۔ جس میں اسلام اور دوسرے مذاہب کے خیالات کا مقابلہ کر کے اسلام کی برتری ثابت کی۔ گذشتہ اتوار مسٹر مبارک احمد صاحب فیولنگ نے اسلام کی فضیلت کے متعلق عمدہ تقریر کی۔ جس میں انہوں نے بتایا۔ کہ اسلام براہ راست بندہ کا تعلق خدا تعالےٰ سے قائم کرتا ہے۔ لیکن دوسرے مذاہب میں یہ خوبی نہیں۔

درس

ہر اتوار کو کبھی "کشتی نوح" اور کبھی "احمدیت" کا درس بھی ہوتا رہا۔ جو مسٹر مبارک احمد صاحب فیولنگ اور نصیرہ نکیس باری باری دیتے رہے۔ تقریروں کے بعد سوال و جواب بھی ہوتے رہے۔ [illegible] غیر مسلم آئے۔ جنہیں تبلیغ کی گئی۔ ہر اتوار کو نومسلموں کو سبق پڑھائے جاتے رہے۔ اور بعض دوسرے دنوں میں بھی وہ آکر پڑھتے رہے۔

روٹری کلب میں تقریر

۲۹ مارچ خاکسار نے ایڈمنٹن کی روٹری کلب میں صداقت اسلام پر تقریر کی۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق بائیبل سے حوالہ جات دیئے۔ قرآن مجید کو مکمل الہامی کتاب ثابت کیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عالمگیر ہادی بیان کیا۔ پھر اسلام پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کے جواب دیئے۔ تقریر کے خاتمہ پر روٹری کے سابق پریزیڈنٹ نے شکریہ ادا کیا۔ [illegible]

اسی طرح حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے بھی نیکی کی طرف راہنمائی کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

اہلِ یورپ کی تبلیغ عیسائیت کے متعلق سرگرمیاں

مسلمانوں کا اسلام کے متعلق افسوسناک طریق عمل

یورپ اور عیسائیت

کہا جاتا ہے۔ کہ یورپ مذہب سے بیزار ہو چکا ہے اور وُہ لوگ جو اہل یورپ کی اندھا دُھند تقلید کرنا اپنا کمال سمجھتے ہیں۔ بغیر سوچے سمجھے مذہب کو عملی لحاظ سے خیرباد کہہ کر اس پر تمسخر اڑاتا۔ اور اس کی تحقیر کرنا شروع کر دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ یورپ باوجود عیسائیت کے عقائد کی معقولیت ثابت کرنے سے قاصر رہنے کے اور اپنی زندگی میں عیسائیت کا کوئی فائدہ محسوس نہ کرنے کے۔ بلکہ اس کی وجہ سے کئی رنگ کی مشکلات اپنے رستہ میں حائل پانے کے عیسائیت کی تبلیغ اور اشاعت میں پُورا زور صرف کر رہا ہے۔

یورپین حکومتوں کا طریق عمل

اخبار "مساوات" (۱۹۔ اپریل) نے یورپ کے بعض با اثر با اختیار اور صاحب اقتدار لوگوں کے اقوال اور یورپین ممالک کا طریق عمل پیش کر کے بتایا ہے۔ کہ یورپ عیسائیت کی حمایت میں کس قدر سرگرمی کا اظہار کر رہا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"جرمنی وزارت کے دوسرے صدر فان پن نے اپنی ایک تازہ تقریر میں فرمایا۔ "اب وقت آگیا ہے۔ کہ وطنی حرکت کی کھیتی کو سیراب کیا جائے۔ اور اس کی بنیاد مسیحی مذہب کی محافظت کو قرار دیا جائے۔"

جرمنی کے سابق وزیر بروننگ نے اپنی ایک تقریر میں مندرجہ ذیل الفاظ فرمائے:۔

"بالشویک خطرہ سے یورپ۔ کو بچانے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ حقیقی مسیحیت کی طرف رجوع کیا جائے۔"

ان کے علاوہ پروسا کی حکومت نے عیسوی دین کی تعلیم کو مدارس میں لازمی قرار دے دیا ہے۔ جرمنی کی اطلاعات سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ حکومت مذہبی تعلیم کو تمام درسگاہوں میں جبراً داخل کر رہی ہے۔ حکومتِ اٹلی نے پاپائے اعظم کو اختیار دے دیا ہے۔ کہ وُہ تمام مدارس میں مذہبی تعلیم کو لازمی قرار دے دیں۔ چنانچہ اب اٹلی کے تمام مدارس میں عیسائیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔"

یہ اس یورپ کے بڑے بڑے سیاسی لیڈروں۔ اور حکومتوں کی عیسائیت کی تبلیغ کے متعلق سرگرمیاں ہیں۔ جسے مذہب کی بیخ کنی کرنے والا بتایا جاتا۔ اور جس کی تقلید کا شرف حاصل کرنے کی خاطر اور تو اور بعض مسلمان کہلانے والے بھی اسلام کے خلاف بیہودہ سرائی پر اتر آتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کا ہر ایک حکم نہایت ہی حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے۔ اور اس کی معقولیت ہر سمجھدار انسان پر ادنیٰ غور و فکر واضح ہو جاتی ہے

اسلامی حکومتوں کی غفلت شعاری

اس سے بڑھ کر افسوس کے قابل بات یہ ہے۔ کہ کسی اسلامی حکومت کو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی طرف قطعاً توجہ نہیں ہے اور نہ کوئی حکومت یہ ضرورت سمجھتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو حقیقی اسلام سے واقف کیا جائے۔ عیسائی مشن دُنیا کے ہر ملک اور ہر گوشہ میں موجود ہیں۔ جو بے شمار روپیہ عیسائیت کی اشاعت کے لئے پانی کی طرح بہاتے۔ اور ہر قسم کے دُنیوی سامانوں کے ذریعہ لوگوں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانے میں مصروف ہیں۔ یہ سب کچھ ان کے لئے انہی حکومتوں اور انہی صاحب اقتدار متمول لوگوں کی طرف سے مہیا کیا جاتا ہے۔ جن کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ انہیں عیسائیت سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ اور جو مذہب کو بازیچۂ اطفال سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ لیکن ان کے مقابلہ میں ان مسلمانوں کی جنہیں حکمرانی حاصل ہے۔ جن کے پاس دولت و ثروت ہے۔ اور

جو اثر و اقتدار رکھتے ہیں۔ یہ حالت ہے۔ کہ ان کی
کوئی ایک معمولی سے معمولی ادارہ بھی تو ایسا نہیں ہے۔ جو
کے مقدس دین اسلام کی اشاعت کا فرض ادا کرتا ہو۔ ا
کے اس افضل ترین نبی کا پیغام صداقت دُنیا کو پہنچاتا ہو
خدا تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث کیا۔ حالانکہ عیسا
جہاں اپنے آپ کو صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑ
محدود قرار دیا ہے۔ اور اپنے پیرووں کو یہ حکم دیا ہے۔
بچوں (بنی اسرائیل) کی روٹی کتوں (غیر اسرائیلی لوگوں)۔
آگے نہ ڈالیں۔ وہاں اسلام نے مسلمانوں کا مقصد حیات
قرار دیا ہے۔ کہ کنتم خیر امة اخرجت للناس تامر
بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ۔ یع
بہترین امت ہو۔ جو اس لئے پیدا کی گئی ہے۔ کہ لوگوں کو نیکی
بھلائی کی تلقین کرے۔ اور بری باتوں سے روکے۔ اور اللہ
ایمان لائے۔ لیکن افسوس کہ کیا حکمران اور کیا محکوم تمام کے تما
مسلمان اس طرف سے بالکل غافل ہو چکے ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ خود
اسلامی احکام کی پابندی سے آزاد ہو چکے۔ اور اسلام کو اپنی عملی
زندگی سے خارج کرنا اپنا فرض سمجھ بیٹھے ہیں:۔

علماء کی حالتِ زار

پھر علماء کہلانے والوں کے گروہ در گروہ موجود ہیں۔ جن کا دعوےٰ تو یہ ہے۔ کہ وُہ اسلام کے محافظ اور اسلام کو دُنیا میں قائم رکھنے والے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ارشاد ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر کے پورے پورے مصداق ہیں۔ یعنی مسلمانوں میں سے خدا تعالیٰ نے جس جماعت کو اس لئے مخصوص قرار دیا ہے۔ کہ وُہ دُنیا کو نیکی اور بھلائی سکھائے۔ اور برائیوں سے منع کرے وُہ انہی کی جماعت ہے۔ لیکن ان کی حالت اور ان کے اشغال کیا ہیں۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مسلمان خود سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی تمام مصیبتوں اور تمام گمراہیوں کا موجب یہی لوگ ہیں جو علماء کہلاتے ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں۔ جبکہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے متعلق یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ علماءھم شرمن تحت ادیم السماء۔ کہ اس زمانہ کے علماء کہلانے والے آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔

علماء کا اپنا بیان

اور تو اور۔ علماء کہلانے والوں سے بھی اپنی حالت پوشیدہ نہیں۔ جمعیۃ العلماء ہند کے آرگن "الجمعیۃ" کا تازہ بیان بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔ اخبار مذکور اپنے ۲۴ اپریل ۱۹۳۳ء کے پرچہ میں لکھتا ہے

"جاہل پیر اور نام کے مولوی صرف اپنی شکم پروری اور نام کی خاطر اسلام اور مسلمان دونوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ انہی دو گروہ نے اس

...ہند کو سخت ترین صدمہ پہونچایا ہے۔ آپس میں لڑانا ...ا کرنا ان کا واحد مقصد ہے۔ مسلمانوں کو طرح طرح ...ت میں پھنسا کر اپنی شکم پروری ان کا شعار ہے۔ ...گوں کی یہ حالت ہو۔ ان کے متعلق یہ توقع رکھنا کہ ...کو حقیقی اسلام سکھا سکتے۔ اور دُنیا میں تبلیغ اسلام کر ...بالکل عبث ہے ۔

جماعت احمدیہ اور اشاعت اسلام

...س صورت میں جبکہ اسلامی حکومتوں کی وُہ حالت ہے ...ہلانے والوں کی یہ ۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ اسلام کی ...اور اشاعت کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی ایک ...کھڑی ہونی چاہیئے۔ اور وُہ وُہی جماعت ہے۔ جو حضرت ...عود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے قائم کی ...اری دُنیا میں یہی ایک جماعت ہے۔ جو باوجود قلیل التعداد ...اہری سامانوں سے تہی دست ہونے کے حفاظت و اشاعت ...م کا فرض سرانجام دے رہی ہے۔ دُشمنانِ اسلام کا مقابلہ ...ہی ہے۔ اور مسلمانوں کو حقیقی اسلام سے واقف کر کے ان میں ...سلام کے لئے جان نثاری اور فداکاری پیدا کر رہی ہے۔ ...اسلام کا درد رکھنے والے اور اسلامی برکات سے نہ صرف خود مستفیض ...نے بلکہ ساری دُنیا کو مستفیض کرنے کی خواہش رکھنے والے مسلمانوں ...رض نہیں ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی قائم کردہ اس جماعت میں شریک ...کر اعلائے کلمۃ اللہ کا فرض ادا کریں۔ اور ان علماء کے پنجہ ستم ...ے اسلام کو آزاد کرا کر دُنیا کے سامنے اسے حقیقی شکل میں پیش ...ریں۔ جن کی نفس پرستی اور اسلام دشمنی بالکل واضح ہو چکی ہے۔ اور جن سے کسی قسم کی بھلائی اور بہتری کی توقع محال ہے ۔

پارلیمنٹری جائنٹ کمیٹی میں مسلمانان پنجاب کا بہترین نمائندہ

وہ اصحاب جنہیں گول میز کانفرنس کے تین بار کے اہم اجلاسوں میں جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کی خدمات۔ اور ان کی اعلےٰ درجہ کی قابلیت کے متعلق اندازہ لگانے کا موقعہ ملا ہے۔ انہیں یہ سنکر خوشی ہوگی۔ کہ جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے ہندوستانی نمائندوں میں آپ کو بھی منتخب کیا گیا ہے اور اگر بیگم شاہ نواز کو کہ صرف یہی خاتون ممبر ہیں۔ ہندوستانی خواتین کی نمائندہ سمجھا جائے۔ تو بالفاظ "زمیندار" (۲۳ اپریل) "مسلمانان پنجاب کو فخر کرنا چاہیئے۔ کہ چودھری ظفر اللہ خان کی سندِ نمائندگی پر سرکاری منظوری کی مہر ثبت کر دی گئی ہے۔ اور بیگم شاہ نواز سے قطع نظر کر لیا جائے۔ تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ مسلمانان پنجاب کی قیادت بلا شرکت غیرے چودھری ظفر اللہ خان قادیانی کے ہاتھ میں دے دی گئی ہے"۔

فی الواقعہ مسلمانان پنجاب کے لئے یہ بڑے فخر کی بات ہے کہ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب ایسے قابل اور مدبر کو ان کا نمائندہ قرار دیا گیا۔ کیونکہ ان سے بہتر نمائندہ پنجاب سے ملنا محال ہے یہ ہمارا ہی خیال نہیں۔ اخبار "سیاست" (۲۳ اپریل) نے بھی ایک مضمون میں ایک ضمنی بات کے سلسلہ میں لکھا ہے۔

"سر فضل حسین کے بعد پنجاب میں چودھری صاحب سے بہتر نمائندہ اس کام کے لئے جو لندن میں ہونے والا ہے۔ ملنا محال ہے"۔ سر موصوف چونکہ حکومت ہند میں اپنے فرائض کی ادائگی کی وجہ سے بھیجے نہیں جا سکتے تھے۔ اس لئے اسی قابل ترین انسان کو جائنٹ کمیٹی کے لئے مسلمانان پنجاب میں سے منتخب کیا گیا جس نے سر موصوف کی جگہ چند ماہ نہایت کامیابی کے ساتھ حکومتِ ہند کی وزارتِ تعلیم کے فرائض سرانجام دیئے۔

ہماری دُعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جناب چودھری صاحب موصوف کو بیش از بیش ملک اور قوم کی خدمات سرانجام دینے کا شرف تادیر عطا کرے۔ اور آپ کو اب کے بھی شاندار کامیابی حاصل ہو ۔

"زمیندار" میں پھر بدزبانی

"زمیندار" نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو فتنہ انگیزی اور بے ہودہ سرائی شروع کر رکھی تھی۔ اس کا کلیتہً یک لخت بند ہو جانا کوئی انوکھی بات نہ تھی۔ جس اخبار کی مولوی ظفر علی صاحب کے ذریعہ ساری زندگی گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے گزری ہو۔ اور جس کے آقا کی تعریف میں "پولیٹیکل گرگٹ" کے نام سے ایک کتاب شائع ہو چکی ہو۔ اس کا یکایک رنگ بدل لینا کونسی بڑی بات ہے ایسا کیوں کیا گیا۔ اس کے متعلق کسی قدر تفصیل کے ساتھ پھر لکھا جائیگا اس وقت صرف یہ بتانا ہے۔ کہ "زمیندار" چند دن سے زیادہ اس حالت پر قائم نہ رہ سکا۔ اور اس کے اندرونی حالات کے متعلق واقفیت رکھنے والوں نے پہلے ہی کہدیا تھا۔ کہ وُہ پھر پہلی روش اختیار کرے گا۔ چنانچہ اس وقت جبکہ "زمیندار" میں ایک لفظ بھی سلسلہ احمدیہ کے خلاف نہیں لکھا جا رہا تھا۔ اخبار "سیاست" (۲۱ اپریل) میں "سیکرٹری مرکزیہ مجلس دعوت وارشاد لاہور" نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ

"اختر علی اس پر مجبور ہے۔ کہ زمیندار میں عنقریب مسلمانوں کو ملطفی کرنے۔ اور ان کی اشک شوئی کے لئے پھر قادیان کے خلاف مضامین کی اشاعت شروع کر دے"۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور "زمیندار" نے پھر بدزبانی اور بدگوئی کے ذریعہ اپنی شرافت اور انسانیت کا پردہ چاک کرنا شروع کر دیا۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ ایسے تماشائی سے بنگس اخبار اور اس کے کارندوں کو کوئی شریف اور سنجیدہ انسان کیونکر منہ لگائے۔ اور ان کی کسی بات کو کچھ وقعت دینے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ ان کی غرض محض نفسانی اغراض حاصل کرنا ہے۔ جس صورت میں وُہ پوری ہو سکیں۔ وُہ اختیار کرنے میں انہیں کسی قسم کی شرم وحیا مانع نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ وُہ ایک لمحہ جس کی دہلیز چاٹ رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے لمحہ اسی کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔

حضرت مسیح موعودؑ کی اہانت کرنے والوں کی ذلت و رسوائی

مولوی ظفر علی نے "دعوت وارشاد" کے نام سے ایک انجمن قائم کر کے جلب زر کی ایک نئی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور "زمیندار" میں ایڈیٹوریل کی بجائے کئی دنوں تک ان کی طرف سے یہ اعلان شائع ہوتا رہا "میں مسلمانوں کو اللہ کے نام پر جو لم یلد ولم یولد ہے۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام پر جو خاتم النبیین ہیں۔ اسلام کے نام پر کہ اللہ کے نزدیک وہی دین ہے۔ درد بھرے دل سے صلائے عام دیتا ہوں کہ مجلس مرکزیہ دعوت وارشاد لاہور کی شاخیں ہندوستان کے ہر صوبہ ہر ضلع۔ اور ہر قریہ میں قائم کریں۔ اور اپنے تمام جزئی اختلافات اس مجلس عالیہ کے ان دو بڑے مقاصد کی تکمیل کی خاطر مٹا دیں۔ (۱) فتنۂ قادیان کا استیصال۔ (۲) فتنہ تفریخ کی بیخ کنی"۔

لیکن معلوم ہوتا ہے مجلس مذکور پر ایسے لوگوں نے قبضہ جما لیا ہے جو اپنا پیٹ بھرنے کے مقابلہ میں مولوی ظفر علی اور ان کے کارندوں کی آتش حرص وآز کو ٹھنڈا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس وجہ سے ان کے آپس کے تعلقات نے وہی صورت اختیار کر لی ہے۔ جو دوسروں کا مال بے دردی سے اڑانے والے نفس پرستوں کی ٹولی کے تعلقات کی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ "سکرٹری مرکزیہ مجلس دعوت وارشاد" نے "پوری تفصیل" کو دُوسرے وقت پر ملتوی کرتے ہوئے ۲۱ اپریل کے "سیاست" میں لکھا ہے

"۱۷۔ اپریل کو میں مولوی لال حسین اختر کے ہمراہ دفتر "زمیندار" میں حسب معمول گیا۔ لیکن ضمانت نمبر کے سلسلہ میں جو خفت۔ اور نامرادی اختر علی خاں کو لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ۔ گجرات اور جہلم میں حاصل ہوئی ہے۔ اور مسلمانوں نے جس ہمہ گیر بیزاری کا اظہار کیا ہے اس کا تمام تر انتقام راقم الحروف سے اباک کے بیٹے نے اس طرح لیا۔ کہ میں عملہ ادارت میں بیٹھا اخبار دیکھ رہا تھا۔ کہ اختر علی خاں نے جو آجکل غزنویوں کے ایاز بنے پھرتے ہیں۔ آکر مجھے کہا۔ کہ نکل جایئے صاحب یہاں سے۔ خالی کیجئے دفتر۔ میں حیران رہ گیا۔ کہ آخر اس بداخلاقی اور بے تمیزی کی وجہ کیا ایک قومی اخبار کا دفتر۔ ہفت وبست سالہ روایات اور لطف یہ کہ زمیندار اب کسی واحد شخص کی ملکیت نہیں۔ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن اختر علی کے مونہہ سے کف جاری تھی۔ میں نے کہا چلا جاتا ہوں۔ لیکن آخر آپ پر یہ کیا مصیبت طاری ہو گئی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اسی وقت عزت کے ساتھ چلے جایئے۔ ورنہ میں پولیس کو اطلاع دیتا ہوں اور ساتھ ہی مجھے دھکے مارنے شروع کر دیئے۔ دفتر والوں نے اسے

298

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

خلیفۂ وقت کی مجلس میں بیٹھنے والوں کیلئے چند ضروری آداب

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۳ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

چونکہ

ہماری جماعت

خدا تعالےٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور نئے اور پرانے ہر قسم کے دوست قادیان میں آتے رہتے ہیں۔ یہاں کے باشندوں کی تعداد بھی اب اتنی ہو چکی ہے۔ کہ وہ اس بات کے محتاج ہیں۔ کہ وقتاً فوقتاً ان کی

تربیت کا خیال

رکھا جائے۔ کیونکہ انہیں دینی کتب کے پڑھنے دینی باتیں سننے اور دینی تربیت حاصل کرنے کا بوجہ کثرت آبادی اتنا موقع نہیں ملتا۔ جتنا پہلے ملا کرتا تھا۔ اس لئے

آج کا خطبہ

میں اس امر کے متعلق پڑھنا چاہتا ہوں۔ کہ جو دوست اس مجلس میں شامل ہوتے ہیں جس میں میں موجود ہوتا ہوں۔ ان کو کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے :

پہلی بات

جو ہمارے دوستوں کو مدنظر رکھنی چاہیئے۔ یہ ہے۔ کہ مجھ سے ملنے والے نہ صرف احمدی ہوتے ہیں۔ بلکہ غیر احمدی ہندو سکھ اور عیسائی ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ پھر احمدیوں میں سے نئے بھی ہوتے ہیں۔ اور پرانے بھی۔ سمجھدار طبقہ کے بھی ہوتے ہیں۔ اور کم سمجھ کے بھی۔ واقف بھی ہوتے ہیں۔ اور ناواقف بھی۔ ایسے لوگوں کی گفتگوئیں کبھی علمی رنگ کی ہوتی ہیں۔ اور کبھی کج بحثی والی کبھی ان میں تحقیق حق مدنظر ہوتی ہے۔ اور کبھی محض چھیڑ خوانی مقصد ہوتا ہے۔ مگر خواہ کوئی بھی مقصد و مدعا ہو۔ دو باتیں ہیں جو ہماری جماعت کے ان لوگوں کو جو اس مجلس میں موجود ہوں مدنظر رکھنی چاہئیں۔ اور جو مجھے افسوس ہے۔ کہ بعض اوقات دوستوں کے مدنظر نہیں رہتیں :

اول تو یہ کہ جب کوئی کلام اگر

امام کی موجودگی

میں کرتا ہے۔ اور امام کو مخاطب کرکے کرتا ہے۔ تو دوسروں کا حق نہیں ہوتا۔ کہ وہ خود اس میں دخل دیں۔ اور مخاطب کو خود اپنی طرف مخاطب کرکے اس سے گفتگو شروع کر دیں۔ علاوہ اس کے کہ یہ

عام آداب کے خلاف

ہے۔ دشمن کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے۔ کہ امام خود جواب نہیں دے سکتا۔ اور اس کے معتقدین کو ضرورت پیش آتی ہے۔ کہ اس کے حملہ کو اپنے اوپر لے لیں۔ چنانچہ ایک دوست کی ایسی ہی سادگی کی وجہ سے ایک دفعہ مجھے یہ بات سننی بھی پڑی۔ کوئی صاحب اعتراض کر رہے تھے۔ کہ ایک جوشیلے احمدی بول اٹھے۔ یہ بات تو بالکل صاف ہے۔ اس کا تو یہ مطلب ہے۔ آخر سوال کرنے والے نے چڑ کر کہا۔ میں تو آپ کے امام سے مخاطب ہوں۔ اگر آپ کے امام جواب نہیں دے سکتے۔ تو میں آپ سے گفتگو شروع کرتا ہوں۔ یہ فقرہ اس دوست نے اپنی سادگی یا بے وقوفی سے کہلوایا۔ کیونکہ عام آداب کے یہ خلاف ہے۔ کہ دوسروں کی گفتگو میں دخل دیا جائے۔ یہ محض

اعصابی کمزوری کی علامت

ہوتی ہے۔ اور اس کے اتنے ہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ انسان اپنے جذبات کو دبا نہیں سکتا۔ ایسی دخل اندازی اس کے علم پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ اس کی کمزوری اور کم فہمی پر دلالت کرتی ہے۔ پس ہمیشہ اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ جب

امام کی مجلس

میں امام سے گفتگو ہو رہی ہو۔ تو سب کو خاموش ہو کر سامع کی حیثیت اختیار کرنی چاہیئے۔ اور کبھی اس میں دخل اندازی کرکے خود حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ سوائے اس صورت کے کہ خود امام کی طرف سے کسی کو کلام کرنے کی ہدایت کی جائے۔ بعض دفعہ کوئی ضروری کام آ پڑتا ہے۔ اس کے لئے مخاطب کرنا پڑتا ہے۔ یا بعض دفعہ قرآن کی کسی آیت کی تلاش کے لئے اگر کوئی حافظ قرآن ہوں۔ تو ان سے آیت کا حوالہ پوچھنا پڑتا ہے۔ یا ہو سکتا ہے۔ کہ کسی کو

عیسائیت کی کتب کے حوالجات

بہت سے یاد ہوں۔ اور ضرورت پر اس سے کلام کرنی پڑے ایسی حالتوں میں سامعین میں سے بھی بعض شخص بول سکتے ہیں۔ مگر عام حالات میں دخل اندازی بالکل ناواجب ہوتی ہے ہماری شریعت نے ان تمام باتوں کا لحاظ رکھا ہے۔ چنانچہ خطبوں کے متعلق بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ اس دوران میں کلام نہیں کرنی چاہیئے۔ غرض جب امام سے گفتگو ہو رہی ہو۔ تو اس میں دخل نہیں دینا چاہیئے کیونکہ اس طرح یا تو بات ناقص اور ادھوری رہ جائے گی۔ اور یا دشمن پر یہ اثر پڑے گا۔ کہ شائد امام اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور معتقدین نے گھبرا کر اس حملہ کو اپنی طرف منتقل کر لیا ہے پس ایک تو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیئے :

دوسرے اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ

مخاطب اور مخاطَب کا ایک تعلق

ہوتا ہے۔ وہ آپس میں بعض دفعہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایک رنگ کی شدت کا پہلو بھی اختیار کر لیتے ہیں۔ یا اختیار کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر سامعین کو اپنے

جذبات پر قابو

رکھنا چاہیئے۔ اور دوسرے کی گفتگو پر ہنسنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ گفتگو کا اصل مطلب تو یہ ہوتا ہے۔ کہ اس شخص کو ہدایت حاصل

تگو کے ضمن میں ایسا رنگ پیدا ہو جائے۔ جس سے میں تعصب پیدا ہو جانے کا خطرہ ہو۔ تو وہ مقصد ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے نوجوان اور خصوصاً ۔ اگر بعض دفعہ کوئی ایسا جواب دیا جا رہا ہو۔ جو دوسر نقص کو نمایاں کرنے والا ہو۔ تو ہنس پڑتے ہیں۔ اس ہوتا ہے۔ کہ سائل سمجھتا ہے۔ مجھے لوگوں کی نگاہ ق بنایا گیا۔ اور ان کے ہنس پڑنے سے وہ خیال کہ اس گفتگو کا مقصد مجھ پر ہنسی اڑانا ہے۔ بات سمجھانا ۔ اس وجہ سے اس کے اندر

نفسانیت کا جذبہ

ہو جاتا۔ اور حق کے قبول کرنے سے وہ محروم رہ جاتا ہے۔ لوگ ایسے موقعہ پر جبکہ امام کسی کو ہدایت دینے کی فکر رتا ہے۔ ہنس پڑتے ہیں۔ وہ دراصل اس شخص کو

ہدایت سے محروم کرنے کی فکر

ہوتے ہیں۔ ان کے نزدیک ہنسی ایک معمولی چیز ہوتی ہے پر ہنسی اڑائی جاتی ہے۔ اس کے نزدیک خطرناک حملہ ہوتا یس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اگر دوران گفتگو میں کوئی ایسا جواب جائے۔ جس سے ہنسی آسکتی ہو۔ یا دوسرے کی کسی کمی کو نمایاں کے دکھایا جائے۔ تو وہ اپنے جذبات کو دبائے رکھیں۔ جواب ینے والا تو مجبور ہے۔ کہ وہ ایسے نمایاں طور پر کسی کا نقص بیان کرے۔ کہ اُسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے۔ مگر ہنسنے والا اس مقصد پر پردہ ڈال دیتا۔ اور سائل یہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ ان کا مقصد مجھے غلطی بتانا نہیں۔ بلکہ بے وقوف بنانا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے متعلق ایک حدیث آتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب وہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس

میں بیٹھتے۔ تو یوں معلوم ہوتا۔ کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ وہ سوالات نہیں کرتے تھے۔ ان سے زیادہ سوال کرنے والا ہمیں کوئی نظر نہیں آتا۔ حدیثیں ان کے سوالات سے بھری پڑی ہیں۔ بلکہ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام کر رہے ہوتے۔ تو وہ

ہمہ تن گوش

ہو جاتے۔ اور یوں معلوم ہوتا۔ کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ اگر انہوں نے ذرا حرکت کی۔ تو پرندے اڑ جائیں گے۔

تیسری چیز جس کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ یہ ہے۔ کہ جو لوگ چند دنوں کے لئے عارضی طور پر باہر سے یہاں آتے ہیں ان کو

آگے بیٹھنے کا زیادہ موقع

دینا چاہیئے۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ قادیان کے لوگ آگے نہ بیٹھا کریں۔ بلکہ ان کے ایک حصہ کا آگے بیٹھنا ضروری ہوتا ہے۔ اور دوسرے حصہ میں سے اگر کوئی شخص کوشش کر کے آگے بیٹھتا۔ اور اس طرح اپنے حق کو مقدم کر لیتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اسے اس حق سے محروم کیا جائے میں سمجھتا ہوں۔ اگر کسی کو متواتر آگے بیٹھنے کا موقع ملتا رہے۔ تو آخر میں وہ سست ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص متواتر آگے بیٹھنے کے باوجود سست نہیں ہوتا۔ اور وہ ہمیشہ کوشش کر کے آگے جگہ حاصل کرتا ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا۔ کہ محض اس وجہ سے کہ وہ ہمیشہ آگے بیٹھا کرتا ہے۔ اس کی محبت کو مسل دیا جائے۔ اور اس کے

جذبۂ اخلاص کی قدر

نہ کی جائے۔

پس ہم ایسے لوگوں کی محبت کی قدر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ غرباء آپکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور کہا۔ یا رسول اللہ ہمیں

ایک بڑی مشکل

نظر آتی ہے۔ جب ہم جہاد کے لئے جاتے ہیں۔ تو امراء بھی جہاد کے لئے چل پڑتے ہیں۔ جب روزوں کا وقت آتا ہے۔ تو ہمارے ساتھ یہ بھی روزوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ جب نمازیں پڑھتے ہیں۔ تو یہ بھی اخلاص سے نمازیں پڑھتے ہیں۔ مگر یا رسول اللہ جب

چندہ دینے کا وقت

آتا ہے۔ تو ہم کچھ نہیں دے سکتے۔ اور یہ ہم سے آگے نکل جاتے ہیں۔ اس وجہ سے ہمیں بڑی تکلیف ہے۔ اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مال کی وجہ سے انہیں جو فوقیت حاصل ہے۔ اس کا ہم کیا جواب دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہر نماز کے بعد تنتیس ۳۳ تنتیس ۳۳ دفعہ سبحان اللہ۔ الحمد للہ اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یہ سو دفعہ ذکر الٰہی ہو جائے گا اور بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ انہوں نے بڑے شوق سے اس پر عمل شروع کر دیا۔ مگر چونکہ صحابہ میں سے ہر شخص

نیکی کے حصول کے لئے کوشاں

رہتا تھا۔ امراء کا کوئی ایجنٹ بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے انہیں جا کر بتا دیا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ذکر بتایا ہے اور انہوں نے بھی پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر غرباء رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ تو امراء نے بھی پڑھنا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ جب خدا کسی پر اپنا فضل نازل کرنا شروع کر دے۔ تو میں اسے کس طرح روک دوں۔ باوجود اس کے کہ دولت انسان کو اعمال میں سست کر دیتی ہے۔ اگر وہ سست نہیں ہوتے۔ بلکہ تقوےٰ اور اخلاص میں بڑھ رہے ہیں۔ تو میں انہیں نیکی سے کس طرح محروم کر سکتا ہوں۔ اسی طرح باوجود اس کے کہ متواتر صحبت انسان کو سست کر دیتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے اخلاص میں ترقی ہی کرتا چلا جاتا ہے تو کون ایسے شخص کو محروم کر سکتا ہے۔ پس میرا یہ منشا نہیں۔ کہ قادیان کے وہ مخلصین جو اپنے اوقات اور کاموں کا حرج کر کے اس مسجد میں نماز پڑھنے آتے ہیں۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے

برکات کے وعدے

کئے ہیں۔ اور پھر اپنے امام کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ انہیں محروم کر دیا جائے۔ بلکہ میرا منشا صرف یہ ہے۔ کہ باہر سے آنے والوں کے حق کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ اور اگر کبھی قادیان کے مخلصین باری باری اپنا حق بھی چھوڑ کر باہر کے لوگوں کو آگے بیٹھنے کا موقع دیدیا کریں۔ تو میرے نزدیک یہ ان کے لئے ثواب کا موجب ہوگا۔

پھر ایک اور چیز بھی ہے۔ جس سے یہ موقع نکالا جا سکتا ہے۔ بچوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حکم ہے۔ کہ وہ پیچھے رہیں۔ اس لحاظ سے

سکولوں کے طالب علم

جو چھوٹی عمر کے ہوں۔ اگر بعض دفعہ باہر سے آنے والے دوستوں کے لئے ان کو پیچھے بٹھا کر موقع نکالا جائے۔ تو یہ بھی ایک طریق ہے۔ جس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ مگر بچوں کے پیچھے بٹھانے کا بھی میں یہ مطلب نہیں سمجھتا۔ کہ ان کے اندر اخلاص کا جو جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ اسے کچل دیا جائے۔ پچھلے دنوں یہ طریق نکالا گیا تھا۔ کہ میرے آنے پر چونکہ ہجوم زیادہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے

قطار باندھ کر مصافحہ

کیا جائے۔ اور کسی کو آگے بڑھنے نہ دیا جائے۔ میں نے مستقل طور پر اسے کبھی پسند نہیں کیا۔ کیونکہ جب جذبات کو دبا دیا جائے۔ تو آہستہ آہستہ مردنی پیدا ہو جاتی ہے۔ بچوں میں بھی اگر خلوص کے جذبات پیدا ہوں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم انہیں دبا دیں۔ مگر یہ ایک ذریعہ ہے۔ جس سے ہم دوسروں کے لئے موقعہ پیدا کر سکتے ہیں۔ بچے اور رنگ میں بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور بوجہ قادیان میں مستقل رہنے کے ان کے لئے اور مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس اگر باہر سے آنے والے لوگوں کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے ماتحت۔ بچوں کو پیچھے رکھا جائے۔ جبکہ اور موقعوں پر بھی وہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ تو اس سے ان کے

جذبات کو ٹھیس لگنے کا احتمال

نہیں ہو سکتا۔

پھر ایک اور ہدایت اس موقعہ کے متعلق میں یہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اسلام نے اجتماع کے موقعوں پر حفظان صحت کا خصوصیت سے خیال رکھا ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ابھی تک ہماری جماعت نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی

حفظانِ صحت کا خیال

نہ صرف اپنی ذات کے لئے مفید ہوتا ہے۔ بلکہ دوسروں پر بھی اس کا اچھا اثر پڑتا ہے۔ بعض لوگ مضبوط ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بدعنوانیاں کرنے کے باوجود ان کی صحت میں نمایاں خرابی پیدا نہیں ہوتی۔ جیسے وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ان پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑا۔ اس لئے دوسروں پر بھی کوئی خراب اثر ان کی وجہ سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ دنیا میں سینکڑوں نہیں ہزاروں آدمی ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جن کے اندر

بیماریوں کے اثرات

موجود ہوتے ہیں۔ اور اپنی قوت کی وجہ سے وہ ان کا اثر محسوس نہیں کرتے۔ مگر ان سے ملنے والے ان کے اثرات سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

جمعہ اور عیدین

کے موقعہ پر فرمایا۔ کہ نہا کر آؤ۔ اچھے کپڑے پہن کر آؤ۔ خوشبو استعمال کرو۔ اور ان امور کی تاکید کی۔ آپ خود ہمیشہ غسل کرتے۔ اور دوسروں کو غسل کرنے کی تاکید فرماتے۔ خوشبو استعمال کرتے۔ اور دوسروں کو خوشبو لگانے کی تاکید کرتے۔ حالانکہ جمعہ یا عیدین کے ساتھ غسل کی کوئی خصوصیت نہیں۔ ہر وقت انسان غسل کر سکتا ہے اور ہر وقت خوشبو استعمال کر سکتا ہے

جمعہ اور عیدین کے ساتھ غسل

جو رکھا گیا ہے۔ وہ محض اس لئے کہ ان موقعوں پر چونکہ اژدہام ہوتا ہے۔ کئی لوگوں کو جلدی بیماریاں ہوتی ہیں۔ بعضوں کو کھجلی ہوتی ہے بعضوں کو بغل گند کی شکایت ہوتی ہے۔ بعضوں کے ہاتھ یا مونہہ وغیرہ میں بیماری ہوتی ہے۔ مگر تازہ بتازہ غسل کے ساتھ کچھ عرصہ کے لئے اس قسم کی بیماریاں دب جاتی ہیں۔ اور پاس بیٹھنے والے اتنی تکلیف محسوس نہیں کرتے۔ جتنی دوسری صورت میں کر سکتے ہیں۔ یا مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مسجد میں گندنا پیاز اور لہسن وغیرہ ایسی چیزیں کھا کر مت آیا کرو۔ یہ چیزیں اپنی ذات میں مضر نہیں۔ لیکن ان کی بو سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ان کے کھانے سے فرشتے نہیں آتے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو تکلیف دیتا ہے۔ تو

خدا تعالےٰ کے ملائکہ

اس سے الگ ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک مثال ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی۔ ورنہ اگر کسی کو کوئی ایسی بیماری ہے جس سے بو پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ اس کا دفتی علاج کر کے بھی مجلس میں نہیں آتا۔ تو وہ بھی فرشتوں کی معیت سے محروم رہتا ہے۔ عام طور پر میں دیکھتا ہوں۔ ہمارے ملک میں پچانوے فیصدی لوگوں کے مونہہ سے بدبو آتی ہے۔ یہ بدبو کسی بیماری کی وجہ سے نہیں ہوتی۔ بلکہ محض اس بے احتیاطی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ کہ وہ

کھانے کے بعد کلی

نہیں کرتے۔ یا درمیانی وقفوں میں اگر مٹھائی یا کوئی میوہ وغیرہ کھاتے ہیں۔ تو اس کے بعد مونہہ کی صفائی نہیں کرتے۔ یا لمبے عرصہ تک خاموش رہنے اور مونہہ بند رکھنے کے بعد بھی مونہہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگ بھی صفائی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور جب مجلس میں ایسے لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ تو ہر ایک کی تھوڑی تھوڑی بو ملکر ایسی تکلیف دہ چیز بن جاتی ہے۔ کہ بیسیوں کمزور صحت والوں کو سر درد نزلہ اور کھانسی وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔

اسلام نے ہمارے لئے

ہر بات کے متعلق احکام

رکھے ہیں۔ یہ احکام بیکار اور فضول نہیں۔ بلکہ نہایت ضروری ہیں اور انہی چھوٹی چھوٹی چیزوں کے مجموعہ کا نام

اسلامی تمدن

ہے۔ اسلامی تمدن نماز کا نام نہیں روزے کا نام نہیں۔ زکوٰۃ کا نام نہیں۔ بلکہ ان چھوٹے چھوٹے احکام کے مجموعہ کا نام ہے۔ جو ایسا تغیر پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ اسکی وجہ سے وہ سوسائٹی دوسری سوسائٹیوں سے نمایاں اور ممتاز نظر آتی ہے

یورپین لوگ

یوں تو صفائی کے بڑے پابند ہیں۔ مگر کھانا کھانے کے بعد مونہہ کی صفائی کرنے کے وہ بھی عادی نہیں۔ اور اس وجہ سے اگر ان کے ان پوڈروں اور یوڈی کلون وغیرہ خوشبوؤں کو نکال دیا جائے۔ جو وہ اپنے چہروں پر ملتے ہیں۔ تو صاف طور پر ان کے مونہہ سے بدبو محسوس ہوتی ہے۔ اب چونکہ انہیں ہندوستانیوں سے ملنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس لئے آہستہ آہستہ ان میں یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اور مجھے بھی بعض انگریزوں سے ملنے کا موقع ملا ہے میں نے دیکھا ہے۔ کہ اب مسلمانوں سے ملکر وہ صفائی کے اس پہلو کو بھی سیکھ رہے ہیں۔

غرض مجلس میں آنے والوں کو یہ امور مدنظر رکھنے چاہئیں اگر کسی شخص کو بغل گند ہو۔ یا اس کے ہاتھوں کی انگلیاں خراب ہوں۔ اور ان میں ایسی بو ہو۔ جو دوسروں کو ناگوار گزرے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ ایسی صفائی کے بعد مجلس میں آئے جس سے اس کے اثر کو

کم سے کم مضر

بنایا جاسکے۔ یوں تو اللہ تعالےٰ نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے لیکن اگر کسی کو علاج میسر نہیں آتا۔ تو وہ

عارضی صفائی

کے بعد مجلس میں آیا کرے

پھر مجلس میں ان چیزوں کے بعد ایک اور چیز کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جب لوگ بیٹھتے ہیں۔ تو ایسا

تنگ حلقہ

بناتے ہیں۔ کہ اس میں سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ کئی دفعہ ہوا ہے۔ کہ مجلس میں زیادہ دیر بیٹھنے کو میرا جی چاہا۔ مگر [illegible] کی وجہ سے تھوڑی ہی دیر میں مجھے سر درد ہو گیا۔ اور میں

اٹھنے پر مجبور

ہو گیا۔ اور بسا اوقات میں صحت کے ساتھ مجلس میں بیٹھتا ہوں بیمار ہو کر اٹھتا ہوں۔ ہر شخص اپنے اخلاص میں یہ خیال کرتا ہے کہ اگر میں ایک اینچ آگے بڑھ گیا۔ تو کیا نقصان ہے۔ اور اس طرح ہر شخص کے ایک ایک اینچ بڑھنے سے وہی مثال ہو جاتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص کو

وہم کی بیماری

تھی۔ وہ جب باجماعت نماز میں کھڑا ہوتا۔ تو کہتا۔ "چار رکعت نماز فرض پیچھے اس امام کے" اور پھر خیال کرتا۔ کہ امام اور میرے درمیان تو کئی صفیں ہیں۔ نیت ٹھیک نہیں ہوئی۔ یہ خیال کر کے وہ بڑھتے بڑھتے پہلی صف میں آجاتا۔ اور امام کی طرف اشارہ کر کے کہتا۔ پیچھے اس امام کے۔ آخر اس طرح بھی جب اس کی تسلی نہ ہوتی۔ تو وہ امام کو ہاتھ لگا کر کہتا۔ پیچھے اس امام کے۔ پھر بڑھتے بڑھتے اس کے وہم کی یہاں تک کیفیت ہو جاتی۔ کہ وہ امام کو دھکے دینے لگ جاتا۔ اور کہتا جاتا پیچھے اس امام کے ہر شخص مجلس میں آگے آنا چاہتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ میرے ذرا سا آگے بڑھنے سے کیا نقصان ہو جائیگا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حلقہ نہایت ہی تنگ ہو جاتا ہے۔ اور صحت پر اس کا برا اثر پڑتا ہے۔ مگر علاوہ اس کے کہ صحت کے لئے یہ مفید بات نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ زیادہ آدمی اس حلقہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے مجھے ایسے حلقہ میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ مجھے گلے اور آنکھوں کی ہمیشہ تکلیف رہتی ہے۔ پھر یہ حلقہ تو بڑی بات ہے میری تو یہ حالت ہے۔ کہ اگر لیمپ کی بتی خفیف سی بھی اونچی رہے۔ اور اس سے ایسا دھواں نکلے۔ جو نظر بھی نہ آسکتا ہو۔ تو مجھے

شدید کھانسی اور نزلہ

ہو جاتا ہے۔

ناک کی حس

اللہ تعالےٰ نے میری ایسی تیز بنائی ہے۔ کہ میں دوسرے لوگوں کی نسبت کئی گنے زیادہ بو یا خوشبو محسوس کر لیتا ہوں۔ یہاں تک کہ جانوروں کے دودھ سے میں پہچان لیتا ہوں۔ کہ انہوں نے کیا چارہ کھایا ہے۔ جس شخص کی ناک کی حس اتنی شدید واقع ہو۔ وہ اس قسم کی باتوں سے

بہت زیادہ تکلیف

محسوس کرتا ہے۔

ایک اور ادب مجلس کا یہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔

مجلس کو مفید بنانا چاہیئے

وصاً جو باہر سے دوست آئیں ۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی
ت پیش کر کے میرے خیالات معلوم کرنے کی کوشش
ں ۔ بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ شاید یہ بے ادبی
۔ مگر میں انہیں بتانا چاہتا ہوں ۔ کہ یہ بے ادبی نہیں
لس کو مفید بنانا ہے ۔ میں نے دیکھا ہے بسا اوقات

مجلس میں دوست

وش بیٹھے رہتے ہیں اور میں بھی خاموش بیٹھا رہتا ہوں
ری اپنی طبیعت ایسی ہے کہ میں گفتگو شروع نہیں کر سکتا
ں مقام کے لحاظ سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے
ں کوشش کرتا ہوں ۔ کہ بولوں مگر

طبیعت کی افتاد

یسی ہے کہ کوشش کے باوجود میں کلام شروع نہیں
ر سکتا ۔ اور جب کوئی شخص سوال کرے تبھی میرے لئے
فتگو کا راستہ کھلتا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے زمانہ میں جو دوست باہر سے آیا کرتے تھے ۔ وہ مشکل
مسائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کرتے
اور اس طرح

گفتگو کا موقع

ملتا رہتا تھا ۔ اور بعض دوست تو عادتاً بھی کر لیا کرتے
اور جب بھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس
میں بیٹھتے کوئی نہ کوئی سوال پیش کر دیا کرتے ۔ مجھے ان میں
سے دو شخص جو اس کام کو خصوصیت سے کیا کرتے تھے ۔
اچھی طرح یاد ہیں ۔ ایک میاں معراج الدین صاحب عمر جو
آج کل قادیان میں ہی رہتے ہیں اور دوسرے میاں رجب الدین
صاحب جو خواجہ کمال الدین صاحب کے خسر تھے ۔ مجھے یاد
ہے مجلس میں بیٹھتے ہی یہ سوال کر دیا کرتے ۔ کہ حضور فلاں
مسئلہ کس طرح ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اس مسئلہ پر تقریر شروع فرما دیتے ۔ تو جو دوست باہر سے
آتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مطالب پیش کرنے کے علاوہ

مشکل مسائل

دریافت کیا کریں ۔ تاکہ مجلس زیادہ سے زیادہ مفید ہو اور
ان کے علاوہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچے ۔

میں نے بتایا ہے کہ اول تو میری عادت ہے کہ میں
گفتگو شروع نہیں کر سکتا ۔ لیکن اگر میں کبھی نفس پر زور دے کر
گفتگو شروع بھی کر دوں ۔ تو بھی مجھے کیا معلوم ہو سکتا ہے
کہ کسی کو کیا مشکلات درپیش ہیں ۔ گو ایسا بھی ہوتا ہے کہ بسا
اوقات اللہ تعالیٰ

القاء اور الہام کے ذریعہ

زبان پر ایسی گفتگو جاری کر دیتا ہے کہ جو اس وقت کی مجلس
کے مطابق ہو ۔ مگر پھر بھی کئی خیالات ، ایسے ہو سکتے ہیں
جن کے متعلق کوئی شخص چاہتا ہو کہ وہ مجھ سے ہدایت لے
لیکن سوال نہ کرنے کی وجہ سے وہ اس سے محروم رہے ۔
پس باہر سے آنے والوں کو چاہیئے کہ وہ اس

تبلیغی زمانہ

کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسے سوالات پوچھا کریں ۔ جن کے
جوابات سے عام لوگوں کو فائدہ پہنچے مگر ایک چیز ہے جس
کا خیال رکھنا چاہیئے ۔ اور وہ یہ کہ بعض لوگ سوال تو کرتے
ہیں مگر ان کی غرض یہ نہیں ہوتی ۔ کہ مجھ سے کچھ سنیں بلکہ یہ
ہوتی ہے کہ اپنی سنائیں ۔ بعض مبلغین میں بھی یہ عادت
پائی جاتی ہے ۔ جب وہ میرے پاس آتے ہیں تو وہ شروع
سے آخر تک

مباحثہ کی روئداد

سنانا شروع کر دیتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں اس نے یہ اعتراض
کیا میں نے یہ جواب دیا اس نے فلاں اعتراض کیا میں نے
فلاں جواب دیا ۔ اور اس ذریعہ سے وہ اپنی گفتگو کو اتنا لمبا
لے جاتے ہیں ۔ کہ وہ

ملال پیدا کرنے والا طول

بن جاتا ہے اور پھر لوگوں کو بھی غصہ آتا ہے کہ یہ اپنی بات
کیوں ختم نہیں کرتے ۔ جو لوگ میرے پاس آتے ہیں ان کی غرض
یہ ہوتی ہے کہ مجھ سے کچھ سنیں یہ نہیں ہوتی کہ دوسروں کی
سنیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی طرف سے

خلاف آداب حرکات

سرزد ہونی شروع ہو جاتی ہیں ۔ مثلاً یہی کہ کہتے ہیں جزاک اللہ
جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بس کریں اب ہم سے زیادہ
باتیں نہیں سنی جاتیں مگر وہ بھی اپنی طبیعت کے ایسے پختہ
ہوتے ہیں کہ جزاک اللہ پر خوش ہو کر اور زیادہ باتیں سنانے
میں مشغول ہو جاتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہ جزاک اللہ
تعریف کے لئے نہیں بلکہ گفتگو بند کرانے کے لئے کہا گیا
ہے پس یہ ایک مرض پیدا ہو رہا ہے جس کی طرف میں توجہ
دلاتا ہوں لوگ میری وجہ سے یہ تو دوسرے کو نہیں کہہ
سکتے کہ چپ کرو اور میں بھی حیا کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ سکتا
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے اشاروں میں انہیں بات کہی
جاتی ہے جو

گرے ہوئے اخلاق

پر دلالت کرتے ہیں ۔ انہیں چاہیئے کہ وہ بجائے اس کے کہ
اپنی گفتگو سنائیں جو وہ پوچھنا چاہتے ہوں پوچھیں ۔ پچھلے
ایام میں میں ایک جگہ گیا وہاں بہت سے دوست میرے ملنے

کے لئے جمع ہو گئے ۔ مگر دو گھنٹہ تک ایک شخص مجھے اپنا
مباحثہ ہی سناتا رہا اور آخر رات کے ساڑھے گیارہ بجے
کے قریب اس کی گفتگو ختم ہوئی ۔ مگر اس وقت اتنا وقت
گذر چکا تھا ۔ کہ میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور دوست بھی جو
میری باتیں سننے کے لئے آئے تھے ۔ چلے گئے ۔ وہ
اس سارے عرصہ میں یہی سناتے رہے کہ اس نے یوں
کہا میں نے یوں جواب دیا پھر اس نے یہ کہا میں نے یہ کہا
حالانکہ مباحثات کی تفصیل کی مجھے ضرورت نہیں ہوتی اور
گو دوسروں کو ضرورت ہو بھی مگر وہ

محبت اور اخلاص

کی وجہ سے میری باتیں سننے کے مشتاق ہوتے ہیں اور وہ
سمجھتے ہیں کہ دوسروں سے باتیں سننے کے لئے کافی اوقات
ہیں پس گفتگو ایسے رنگ میں ہونی چاہیئے کہ دوستوں کا اصل
مقصد یعنی یہ کہ وہ میری باتیں سننے کے لئے آتے ہیں کسی
طرح فوت نہ ہو جائے ۔ اور وقت ضائع نہ ہو ۔ اللہ تعالیٰ
نے انسانی فطرت کو ایسا بنایا ہے کہ لمبی چوڑی

فلسفیانہ تقریریں

اس پر وہ اثر پیدا نہیں کرتیں جو اخلاص سے کہی ہوئی
ایک چھوٹی سی بات اثر کر جاتی ہے ۔ گھروں میں روزانہ دیکھا
جاتا ہے ۔ بعض اوقات بچہ ضد میں آ کر ایک بات نہیں
مانتا ہزاروں دلائل دو وہ کچھ نہیں سنتا ۔ لیکن جب ماں کہے
بیٹا یوں کرنا اچھا نہیں ہوتا تو وہ فوراً سمجھ جاتا ہے اس پر
غیر کی زبردست دلیلیں اثر نہیں کرتیں مگر ماں کا یہ فقرہ کہ ایسا
کرنا اچھا نہیں ہوتا فوراً اثر کر جاتا ہے ۔ اسی طرح لوگوں
کے سامنے اخلاص ہوتا ہے وہ دوسروں کی فلسفیانہ تقریریں
سننا پسند نہیں کرتے بلکہ اپنے امام کے مونہہ سے

چند سادہ کلمات

سننا چاہتے ہیں اور یہ محبت کے کرشمے ہیں ۔ جب تک اور
جس سے اخلاص اور محبت ہو گی اس کی سادہ بات بہ نسبت
دوسروں کی لمبی فلسفیانہ تقریروں کے بڑا اثر کرے گی پس
مجلس کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے
اور وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے ۔

پھر یہ بات بھی مد نظر رکھنی چاہیئے کہ میری مجلس میں
جیسا کہ میں بتا چکا ہوں

ہر قسم کے لوگ

آتے ہیں عالم بھی آتے ہیں اور جاہل بھی اور بعض دفعہ
پاگل بھی آتے ہیں ۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ ایک پاگل
شخص آیا ہے اور اس نے مجھے اپنی باتیں سنانی شروع
کر دیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں کا

300

ایک ہی جواب

ہوتا ہے اور وہ یہ کہ خاموشی سے وہ وقت گذار دیا جائے۔ مگر دوسرے لوگ چونکہ اس امر کو نہیں سمجھتے اس لئے بعض دفعہ وہ بیچ میں آکودتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہماری مدد کی ضرورت ہے یہ دماغی خلل والے کئی لوگ میرے پاس آتے ہیں اور اس قسم کے سوال کرتے ہیں جن کے متعلق وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ معقول ہیں مگر میں ان کی

دماغی حالت

کو جانتا ہوں۔ پس میں مختصر جواب دے دیتا ہوں۔ یا خاموش رہتا ہوں اور جب وہ تکرار کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں میں نے سن لیا۔ اس پر غور کروں گا۔ مگر ناواقف آدمی دخل دیدیتا ہے اور اس طرح بات کو خراب کر دیتا ہے اسی طرح میں سمجھتا ہوں ایک

مصافحوں کا معاملہ

بھی ہے۔ باہر سے آنے والے دوست جن کو یہاں آنے کا بار بار موقع نہیں ملتا۔ یا جمعہ کے موقع پر جبکہ مقامی لوگوں میں سے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جنہیں ہفتہ بھر ملنے کا اور کوئی موقع نہیں ملا ہوتا۔ مجھ سے مصافحہ کرتے ہیں اور ان کے لئے مصافحہ کی معقولیت میری سمجھ میں آسکتی ہے کیونکہ مصافحہ

قلوب میں وابستگی

اور پیوستگی پیدا کرتا ہے۔ اور یہ معمولی چیز نہیں۔ بلکہ احادیث سے ثابت ہے کہ عیدین وغیرہ مواقع پر صحابہ رضہ خصوصیت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کیا کرتے۔ مگر مجھے شبہ ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ

ہر نماز کے وقت مصافحہ

کرنا دینی ضرورتوں میں سے کوئی ضرورت ہے۔ بعض لوگ محبت میں گداز ہوتے ہیں میں ان کو الگ کرتا ہوں۔ کیونکہ ان پر کوئی قانون جاری نہیں ہو سکتا۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں سارا سارا دن اس کھڑکی کے سامنے بیٹھے رہتے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر آیا کرتے تھے۔ اور جب باہر آتے تو وہ آپ سے مصافحہ کرتے یا آپ کے کپڑوں کو ہی چھو لیتے ایسے لوگ

محبت کی وجہ سے مجبور

ہوتے ہیں مگر مجھے شبہ ہے کہ بعض لوگ دوسروں کو دیکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہر وقت مصافحہ کرنا ضروری ہے۔ مصافحہ کا اصل وقت تو وہ ہوتا ہے جب کوئی شخص باہر جا رہا ہو۔ یا باہر سے آیا ہو۔ یا ساتویں آٹھویں دن اس لئے مصافحہ کرے کہ تا دعاؤں میں اسے یاد رکھا جائے اور اس کا تعارف قائم رہے یا کسی بیمار نے بیماری سے شفا پائی ہو تو وہ یہ بتانے کے لئے مصافحہ کرے کہ اب وہ اچھا ہو گیا ہے۔ یہ اور چیز ہے مگر بالالتزام بغیر اس کے کہ نفس اس مقام پر پہنچا ہوا ہو کہ انسان مصافحہ کرنے پر مجبور ہو جائے دوسروں کو دیکھ کر یہ کام کرنا کوئی پسندیدہ امر نہیں۔

مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم

کو جو میرے استاد بھی تھے۔ بوجہ اس کے کہ وہ اہلحدیث میں سے آئے تھے۔ بعض مسائل میں اختلاف تھا۔ ایک دفعہ یہ سوال زیر بحث تھا۔ کہ مجلس میں کسی

بڑے آدمی کے آنے پر کھڑا ہونا

جائز ہے یا نہیں۔ قاضی سید امیر حسین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ یہ شرک ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے آخر یہ جھگڑا اتنا طول پکڑ گیا کہ اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس وقت یہ سوال ایک رقعہ پر لکھا گیا اور میں رقعہ لے کر اندر گیا۔ اس وقت اگرچہ میں طالب علم تھا۔ مگر چونکہ مذہبی باتوں سے مجھے بچپن سے ہی دلچسپی رہی ہے اس لئے میں ہی وہ رقعہ اندر لے گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں زبانی کہا یا تحریر کیا مجھے اچھی طرح یاد نہیں۔ خیال یہی آتا ہے کہ آپ نے تحریر فرمایا کہ دیکھو وفات کے موقع پر کوئی ایسی حرکت کرنا جیسے دوہتڑ مارنا شریعت نے سخت ناجائز قرار دیا ہے۔ لیکن جہاں تک مجھے خیال ہے روایت تو صحیح یاد نہیں۔ آپ نے غالباً حضرت فاطمہ رضہ کا ذکر کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے موقع پر انہوں نے بے اختیار اپنے سینہ پر ہاتھ مارا یہ روایت لکھ کر آپ نے تحریر فرمایا کہ ایک چیز ہوتی ہے۔ تکلف اور بناوٹ۔ اور ایک چیز ہوتی ہے۔

جذبۂ بے اختیاری

جو امر جذبۂ بے اختیاری کے ماتحت ہو اور ایسا نہ ہو جو نص صریح سے ممنوع ہو بعض حالتوں میں وہ جائز ہوتا ہے اور وہاں یہ دیکھا جائیگا کہ یہ فعل کرنے والے نے کس رنگ میں کیا سجدہ تو بہرحال منع ہے خواہ کسی جذبہ کے ماتحت ہو مگر بعض افعال ایسے ہوتے ہیں کہ وہ بعض صورتوں میں تکلف اور بعض صورتوں میں جذبۂ بے اختیاری کے ماتحت صادر ہوتے ہیں اس کے بعد آپ نے تحریر فرمایا کہ اگر کوئی شخص اس لئے کھڑا ہوتا ہے کہ ایک بڑے آدمی کے آنے پر چونکہ باقی کھڑے ہیں اس لئے میں بھی کھڑا ہو جاؤں تو وہ گنہگار مگر وہ جو بے قرار ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ جیسے معشوق جب سامنے آئے تو وہ اس کے لئے کھڑا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اس پر گرفت نہیں۔ قاضی سید امیر حسین صاحب مرحوم نہایت ہی مخلص احمدی تھے۔ میں نے ان سے بہت عرصہ پڑھا ہے وہ احمدیت کے متعلق اپنے اندر

عشق کا جذبہ

رکھتے تھے مجھے یاد ہے میری خلافت کے ایام میں ایک دن جب میں مسجد میں آیا تو قاضی صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے مجھے دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے میں نے کہا قاضی صاحب آپ تو

کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا

شرک قرار دیا کرتے تھے کہنے لگے۔ کیا کروں میں سمجھتا تو ایسا ہی ہوں پر دیکھ کر کچھ ہو جاتا ہے رہا جاتا ہی نہیں یعنی کیا کروں میں سمجھتا تو یہی ہوں۔ لیکن آپ کو دیکھ کر ایسا جذبہ طاری ہوتا ہے کہ میں بیٹھا نہیں رہ سکتا۔ تو حالات کے مختلف ہونے اور جذبات کی بے اختیاری کی وجہ سے حکم بدلتے رہتے ہیں میں سمجھتا ہوں مصافحہ بھی اسی رنگ کی چیز ہے جب مصافحہ

رسم و رواج کے ماتحت

ہو یا دکھاوے کے طور پر ہو۔ یا اس لئے ہو کہ شاید یہ شرعی احکام میں سے ہے یا اخلاص کے اظہار کا یہ بھی کوئی ذریعہ ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن جب کوئی دیر سے ملتا ہے اور چاہتا ہے کہ بتلائے کہ میں آگیا ہوں۔ یا بیمار چاہتا ہے کہ میں بتاؤں۔ مجھے صحت ہو گئی ہے یا کوئی اس لئے مصافحہ کرتا ہے کہ تا دعاؤں میں وہ یاد رہ سکے۔ تو ایسے موقعوں پر مصافحہ ایک

نہایت ہی مفید مقصد

کو پورا کر رہا ہوتا ہے مگر دوسرے اوقات میں وہ بعض دفعہ وقت کو ضائع کرنے والا بھی ہو جاتا ہے۔

یہ چند باتیں ہیں جو میں نے آج کہی ہیں اور کچھ باتیں مجھے اس وقت بھول بھی گئی ہیں اور بعض ممکن ہے ابھی اور بھی بیان کرنے والی ہوں انہیں پھر بیان کروں گا۔ لیکن یہ تمام باتیں اپنی اپنی جگہ بہت سے مفید مقاصد رکھتی ہیں جماعت کو چاہیئے کہ انہیں مدنظر رکھے۔ مجالس کو کھلا رکھنا چاہیئے۔ قرآن کریم سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ضروری ادب ہے اور اس کے بہت سے فائدے ہیں یہی فائدہ نہیں کہ دوسروں کو جگہ مل جائیگی اور صحت پر اس کا خوشگوار اثر پڑیگا بلکہ اور بھی باریک روحانی مطالب پر مشتمل فوائد ہیں اور یہ مختصر خطبہ انکا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح کھڑکیوں کو کھلا رکھنا چاہیئے جسم اور کپڑوں

کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے اور مجلس میں خوشبو لگا کر آنا چاہیئے۔ بدبودار چیزیں کھا کر اجتماع کے موقعوں پر نہیں آنا چاہیئے۔ اور بدبودار [illegible]

وصیتیں

۳۸۳۶ ۔ منکہ صدیقہ سلطانہ زوجہ چوہدری عبدالعزیز قوم ... عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گھنا پور ڈاک خانہ ... تحصیل و ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲-۹-۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت، حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر نقدی ۲ ہزار روپیہ قیمت زیورات ۳۵۰ روپیہ اور قیمت برتن ہائے خانگی یکصد روپیہ جو کل ۲۴۵۰ روپیہ پر مشتمل ہے۔

العبد بقلم خود صدیقہ سلطانہ۔ گواہ شد۔ غلام حسن شہر سیالکوٹ ... یعقوب بقلم خود۔ گواہ شد۔ عبدالعزیز بقلم خود۔ گواہ شد۔ فضل احمد احمدی ... مقام ... دھاریا سیالکوٹ بقلم خود

۳۸۴۷ ۔ میں زینب بنت سیٹھ عبداللہ الہ دین قوم ... ساکن سکندرآباد ریاست حیدرآباد دکن آج مورخہ ۱۲-۲-۳۱ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت ۱۵ سو روپیہ کا زیور ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے سوا میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

العبد۔ زینب بنت عبداللہ الہ دین۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم ... گواہ شد۔ عبداللہ الہ دین

۳۸۰۴ ۔ میں عزیز بیگم بنت حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم آف لاہور، زوجہ سیٹھ محمد اعظم صاحب قوم قریشی عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۱-۵-۵ مچھلی کمان حیدرآباد دکن۔ آج مورخہ ۱-۲-۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت بصورت زیور اور کپڑوں وغیرہ کے قریباً چھ ہزار پانچ سو روپیہ کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میں انشاء اللہ کوشش کروں گی۔ کہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کروں۔ لیکن اگر میں ایسا نہ کرسکی۔ تو پھر اس حصہ وصیت کی ادائیگی کے ذمہ وار میرے وارث ہوں گے۔ اگر میری وفات تک میری جائیداد میں اضافہ ہوا۔ تو حصہ وصیت میرے ورثا اس وقت کی جائداد کے حساب سے ادا کریں گے۔ اور خدا نخواستہ اگر کمی ہو۔ تو بھی جسقدر جائداد ہو۔ اس کے حساب سے۔ فقط ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۳ء

العبد۔ عزیز بیگم احمدی دستخط موصیہ گواہ شد۔ محمد الیاس امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن گواہ شد۔ محمد اعظم

۳۷۱۵ ۔ میں مسیح الدین ولد حافظ نور محمد صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۱۵ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۱۰ء ساکن موضع کوٹھہ۔ ڈاکخانہ خاص۔ تحصیل صوابی۔ ضلع پشاور آج مورخہ ۲۵-۹-۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد غیر منقولہ صرف ایک مکان خام جو برادرم شمس الدین احمدی موصی کے ساتھ مشترک ہے۔ اور جس کی قیمت برادرم موصوف نے ۵۰۰ روپیہ مقرر کرکے مکان اپنا قرار دیا ہے۔ اس میں سے جو میں مقرر

کا حصہ قیمت میں سے ہوگا۔ اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ اس کے علاوہ میری جائداد منقولہ سامان خانگی ہے۔ جو تقریباً دو صد روپیہ قیمتی ہوگا۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ اس وقت میری تنخواہ ۳۱ روپیہ ماہوار ہے۔ جس پر میرا گزارہ ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی تحریری کام میں کچھ آمد ہو جاتی ہے۔ میں ہر ایک آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ میری مزید جائداد ہو۔ جسکا حصہ ۱/۱۰ میں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل نہ کیا ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یکم ستمبر ۱۹۳۳ء

العبد۔ مولوی مسیح الدین احمد احمدی سکول ماسٹر لنڈی کوتل بقلم خود جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ (خیبر ایجنسی لنڈی کوتل) گواہ شد محمد ابراہیم احمدی ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن کیمپ لنڈی کوتل گواہ شد محمد الطاف احمدی کلرک دفتر گزن ایجنسی خیبر لنڈی کوتل

۳۶۹۹ ۔ میں فیض الدین ولد علی محمد قوم ڈوگر ... پیشہ ملازمت عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت ماہ دسمبر ۱۹۱۸ء ساکن زیرہ ڈاک خانہ خاص ضلع فیروزپور۔ آج مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۲ء بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ زمین قریباً ۵ گھماؤں واقعہ موضع ... تحصیل موگا قیمتی ۵۰۰ روپیہ مکان واقعہ زیرہ خاص و دیہہ تحصیل موگا قیمتی ۲۰۰۰ کل میزان ڈھائی ہزار لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۲۶ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ جو میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا

العبد۔ فیض الدین پٹواری حلقہ زیرہ ضلع فیروزپور گواہ شد۔ ... نواب الدین ۱۱ ستمبر ۳۲ء گواہ شد۔ شیخ عنایت علی نشان انگوٹھا

۳۸۰۳ ۔ میں رسول بی بی زوجہ شیخ حسن صاحب احمدی قوم شیخ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن یادگیر ریاست حیدرآباد دکن آج مورخہ ۱۳-۲-۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت جائداد بصورت مہر اور زیور کے قریباً ۱۸۰۰ روپیہ ہے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر انجمن میری جائداد کا ۱/۱۰ حصہ وصول کرسکتی ہے میں انشاء اللہ کوشش کروں گی۔ کہ اپنی زندگی میں ہی وصیت کی رقم انجمن میں داخل کردوں۔ فقط نشان انگشت موصیہ

گواہ شد۔ محمد الیاس امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد محمد اعظم۔ گواہ شد۔ دستخط شوہر موصیہ شیخ حسن احمد

۳۸۱۹ ۔ میں زہرہ خاتون زوجہ ملک محمد الدین صاحب قوم ککے زئی ساکن امین آباد۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گوجرانوالہ آج مورخہ ۱۱-۱-۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا اس جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیور قیمتی ۱۵۰ روپیہ صرف جس کا دسواں حصہ مبلغ ۱۵ روپیہ نقد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں۔ مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۲ء

العبد۔ زہرہ خاتون بقلم خود گواہ شد۔ اصغر علی ٹکٹ کلکٹر محکمہ نہر گواہ شد۔ احمد علی ولد شیخ اصغر علی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر راولپنڈی ڈویژن نارتھ ویسٹرن ریلوے حال قادیان دارالامان

۳۸۱۱ ۔ میں محمد یسین خان ولد محمد عالم خان قوم پٹھان پیشہ ٹھیکیداری عمر چالیس سال تاریخ بیعت نومبر ۳۲ء ساکن فیروزپور چھاؤنی ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع فیروزپور آج مورخہ ۲۷-۱۱-۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام واقعہ محلہ دس نمبر چھاؤنی فیروزپور قیمتی اندازاً ۶۰۰ روپیہ ایک مکان پختہ خام واقعہ دس نمبر محلہ قیمت ایک ہزار روپیہ۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو گھٹتی بڑھتی رہتی ہے اور اس وقت جو پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ جو جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا فقط ۲۷ نومبر ۱۹۳۲ء العبد۔ محمد یسین خان موصی بقلم خود۔ گواہ شد۔ برکت علی احمدی اوورسیئر فیروزپور۔ گواہ شد۔ نواب الدین چیف سکرٹری جماعت احمدیہ علاقہ فیروزپور شہر فیروزپور

۳۸۱۵ ۔ میں گل محمد ولد جندو خان قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۶ء ساکن بنڈا ... ڈاک خانہ تونسہ تحصیل تونسہ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان۔ آج مورخہ ۶-۱۱-۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری ماہوار آمد چالیس روپیہ ہے۔ جس پر میرا اور میرے اہل و عیال کا گزارہ ہے۔ باقی ہر ایک قسم کی ملکیت پر میرے والدین کا تصرف ہے۔ مثلاً زمین مال مویشی زیورات وغیرہ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ یکم نومبر ۱۹۳۲ء تازیست انشاء اللہ۔ میری وفات کے بعد جسقدر ملکیت میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد گل محمد دوم مدرس مڈل سکول لنڈ شاہوان ضلع ڈیرہ غازی خان۔ گواہ شد۔ عبدالقادر خان احمدی ہیڈ ماسٹر لنڈ ۶-۱۱-۳۲ گواہ شد۔ غلام حیدر احمدی مدرس لنڈ بقلم خود ۶-۱۱-۳۲

۳۶۳۲ ۔ میں محمد حسین ولد نبی بخش قوم سوترے پیشہ حجام عمر قریباً پینتالیس سال تاریخ بیعت ۳۱ مئی ۱۹۲۱ء ساکن ... کلاں ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ آج مورخہ ۲-۳-۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے کہ ایک مکان خام پختہ قیمتی مبلغ ۵۰۰ اور نقد ایک ہزار روپیہ میرے پاس ہے۔ اور قریباً دیگر برتن وغیرہ اثاثہ البیت مبلغ یکصد روپیہ کا ہے۔ اس کے سب کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کی مالک ہے۔ میرے ورثا کو کسی قسم کا حق نہیں ہوگا۔ کہ وہ ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دینے میں روک ڈالیں۔ بلکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار ہے۔ کہ جسطرح چاہے وصول کرے۔ اور اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں دوں گا۔ تو اسکی باقاعدہ رسید صدر انجمن احمدیہ سے لوں گا۔ جو باقی سے منہا کی جائیگی۔ میرے مرنے کے بعد اس کے سوا اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ

کی مالک انجمن ہوگی۔ اور آمدنی مبلغ (عہ) روپیہ ماہوار ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد:۔ محمد حسین حجام بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز احمدی ولد چراغ الدین صاحب مرحوم انسپکٹر بیع تحصیل لاہور۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم بقاپوری مہتمم تبلیغ بقلم خود۔

۳۵۰۳:۔ منکہ زینب بی بی بیوہ ڈاکٹر یعقوب خان صاحب قوم پٹھان عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن جہلم آج مورخہ ۱۲/۳۲ ۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ چار سو روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ (عہ) روپیہ ماہوار میری پنشن ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ حق مہر کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کر دیا ہے اور پنشن کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ کرتی رہونگی۔

العبد:۔ زینب بی بی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ شاہ عالم سیکرٹری مال انجمن احمدیہ جہلم۔ گواہ شد:۔ احمد حیات خاں پسر موصیہ بقلم خود۔

۳۷۰۵:۔ منکہ سیدہ بیگم بیوہ خواجہ غلام حسن مرحوم قوم کشمیری ٹھو پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن کوچہ اسد اللہ صاحب وکیل کٹڑہ جمیل سنگھ امرتسر۔ آج مورخہ ۷/۳۲ ۲۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی مالیتی ۔/۵۰۱ روپیہ۔ ایک مکان مالیتی ۔/۲۰۰۰۔ کل ۔/۲۵۰۱ جس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بوقت وفات اگر میرا کوئی متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ سیدہ بیگم زوجہ خواجہ غلام حسین صاحب مرحوم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ سید بہاول شاہ سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۳۲ء۔ گواہ شد:۔ ظہور شاہ کٹڑہ جمیل سنگھ۔ کوچہ میاں اسد اللہ وکیل نواسہ موصیہ ۷/۳۲ ۲۲

۳۶۰۹:۔ میں فاطمہ عرف بڈھی بی بی والدہ عبد القادر خاں احمدی قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن اسلام پورہ لائل پور رسمی ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور۔ آج مورخہ ۲/۳۲ ۲۰ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ تین صد روپیہ جو کہ میں نے اپنے لڑکے مسمی عبد القادر احمدی سے لینا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کا ذمہ دار مذکورہ بالا میرا لڑکا ہے۔ یعنی یک صد روپیہ وہ ادا کریگا۔

العبد:۔ فاطمہ عرف بڈھی بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد حنیف احمدی چک ۲۳۶ گ ب خان پور۔ گواہ شد:۔ عبد القادر خان احمدی اسلام پورہ لائل پور شہر

۳۸۱۶:۔ میں رستم علی ولد شیخ اصغر علی قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال ساکن زیرہ ضلع فیروزپور۔ آج مورخہ ۱/۳۲ ۷ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان خام واقعہ زیرہ خاص۔ جس کی قیمت اندازاً ۔/۲۰۰ روپیہ ہے چار گھماؤں اراضی بارانی واقعہ رقبہ زیرہ جس کی قیمت دو صد روپیہ ہے لیکن میرا گذارہ اس وقت اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ [illegible] ہے۔ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط ۷ اکتوبر ۱۹۳۲ء۔ العبد:۔ شیخ رستم علی ولد اصغر علی محرر میونسپل کمیٹی زیرہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ فیض محمد ولد علی محمد قوم ارائیں سکنہ زیرہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ شیخ عنایت علی ولد اصغر علی سکنہ زیرہ۔

۳۸۲۵:۔ منکہ نور بیگم زوجہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ قوم چھمٹ جٹ عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی سکنہ قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور آج مورخہ ۱۲/۳۲ ۱۱ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر معہ قیمت زیورات مبلغ پانسو روپیہ ہے میں اس کا ساتواں حصہ (بہتر روپے معہ) کی وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ جو جائداد میں پیدا کروں۔ یا جو جائداد میرے والدین یا دوسرے لواحقین سے مجھے ملے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ نور بیگم زوجہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب سنٹرل جیل کوارٹر لاہور۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم سیکرٹری وصایا نسبت خانہ حال وارد لاہور۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ سب اسسٹنٹ سرجن سنٹرل جیل کوارٹر سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ مزنگ لاہور

۳۶۸۸:۔ منکہ اقبال اختر زوجہ ملک بہادر خاں موصی قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن وڈالہ بانگر ڈاکخانہ وڈالہ بانگر تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور آج مورخہ ۶/۳۲ ۹ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل

[left strip, partial clipping:]

کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے وقت جس [illegible]
۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قا[دیان]
میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ [illegible]
میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے [illegible]
رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت [illegible]
جائیگی۔ میری موجود جائداد حسب ذیل ہے
۲۵۰۔ میزان ۔/۵۰۰ روپیہ صرف [illegible]
خاکسار:۔ اقبال اختر زوجہ ملک بہادر [خاں]
[گواہ شد]:۔ شیخ محمد خورشید برادر موصیہ بقلم خود
[گواہ شد]:۔ ملک بہادر خاں ہیڈ ماسٹر موصی [illegible]
[ب]قلم خود ۶/۳۲ ۹

۳۶۴۲:۔ منکہ کرم بی بی زوجہ بابو عمر حیات [illegible]
تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء سکنہ سیالکوٹ صدر [illegible]
ضلع سیالکوٹ آج مورخہ ۳/۳۲ ۳ بلا جبر [و اکراہ]
[بقائمی ہوش و حو]اس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مر[نیکے وقت جس قدر]
میری جائداد ہو۔ اس کے دسواں (۱/۱۰) حصہ [کی مالک صدر انجمن]
احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی [میں کوئی رقم یا جائ]
داد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد [وصیت داخل یا حوالہ کر]
کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جا[ئداد کی قیمت حصہ وصی]
ت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجود [جائداد حسب ذیل]
ہے۔ ایک ہزار روپیہ کا زیور اور ۔/۳۲ روپیہ [illegible]
[illegible] تھا۔ وہ میں وصول کر چکی ہوں۔ کل میزان [illegible]
[illegible] حصہ وصیت کردہ ایک صد تین روپیہ تین [illegible]
[العبد:۔] کرم بی بی زوجہ بابو عمر حیات صاحب نشان انگو[ٹھا]
[گواہ شد:۔] یعقوب خاں احمدی گل منیج کاتب الحروف ٹو [illegible]
[گ]ورداسپور۔ گواہ شد:۔ چوہدری فدا بخش بقلم [خود]

۳[illegible]:۔ منکہ غلام محی الدین ولد ولی محمد قوم [illegible]
عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۱ جون ۱۹۳۱ء [illegible]
[ڈاک]خانہ گیر تحصیل میر پور ضلع میر پور جموں۔ [illegible]
[بلا جبر و ا]کراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت [کرتا ہوں۔ میری اس وق]
ت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان خام [illegible]
[رو]پیہ ہے لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں
ہے جو کہ اس وقت ۔/۲۵ روپیہ ماہوار ہے۔
[ما]ہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن ا[حمدیہ]
[کرتا رہو]نگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں
[کہ میری جائ]داد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ ح[صہ کی مالک صدر انجم]
ن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ [illegible]
کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیا[ن]
[وصیت کی مد م]یں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا [جائیگا]
[الع]بد:۔ غلام محی الدین بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ملک [illegible]
[illegible] کوہاٹ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔
[کاتب] الحروف۔ چراغ الدین مہتمم تبلیغ بنوں۔
[illegible]۔ منکہ عبد الغنی ولد مولا بخش قوم راجپوت [illegible]

[bottom strip:] [illegible] پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء۔ ساکن کریام۔ ڈاکخانہ خاص ضلع [illegible]

... ن ممالک غیر کی خبریں

...منٹ ہند نے انڈسٹریز اور لیبر ڈیپ... ...فتاری اور قید کے متعلق قانون کے ...دں سے خط و کتابت شروع کی ہے اور مشورہ طلب کیا ہے ...ور قید بشرطیکہ سرکشی ثابت شدہ ہو بجئے ...اس جماعت کے اشخاص کے لئے مند... ...اہیں۔ صوبجاتی حکومتوں سے درخوا... ...رائے عامہ معلوم کر کے۔ ۳۰ نومبر سے ... بھیج دیں۔

...مدیہ لاہور نے اپنے ۲۲ اپریل کے ... ہے کہ آئندہ سینما تھیٹر اور کشتی کے ... ...پیہ اور اس سے اوپر کے ٹکٹوں پر فی ر... ...ٹیکس لیا جائے اور ایک روپے سے ... ...پیہ فی ٹکٹ کے حساب سے ہر تماشائی ... ...ئے۔

مہاراجہ جموں و کشمیر نے اعلان کیا ... ...کا دوسری شادی نہ کرنا ہندو سوسائٹی ... ...وہ ثابت ہو رہا ہے۔ اس لئے آئندہ ... ...ہندوؤں کا آپس میں دو حواہ وہ داہ ناجا... اور اس شادی سے جو بچے پیدا ہوں ... ...جائز قرار دئے جائیں گے۔ لیکن جس ... ...ے کم ہو ضروری ہے کہ اس کے باپ ... ...ے بھائی یا کسی قریبی رشتہ دار کی رضا... ...ائے۔ اگر رضامندی حاصل نہ کی گئی تو ... ...دی جائے گی۔ لیکن سولہ سال۔ یا ... ...بیوہ کے لئے اس کی اپنی رضامندی ... ...تصور کی جائے گی۔

ہندوستان ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ... ...کے بلانے پر مسٹر اوگلوی ایجنٹ ٹو گور... ...چھوتانہ الور چلے گئے ہیں۔ آپ کے سکرٹر... ...یڈنٹ ریاست بھرت پور بھی ہمراہ ہیں۔ ... الور میں پھر حالات نے نازک صورت اختی...

مقدمہ سازش ماسکو کے برطانوی ... ...یٹ کی سنٹرل ایگزیکٹو کونسل کے روبرو ...

گئی ہیں سال کے وکیل نے درخواست کی ہے کہ یا تو انہیں بالکل بری کر دیا جائے۔ یا سزائے قید کو جلا وطنی کی سزا میں تبدیل کر دیا جائے۔

کلکتہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ صوبہ بنگال کے اندر مارچ کے مہینہ میں ڈاکہ کی دو سو داراتیں ہوئیں اور صرف اپریل کے پہلے ہفتہ میں ۵۶ ڈاکے پڑے۔

فری پریس اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ چند بارسوخ ہندو جو بنگال کے متعلق میثاق پونا میں تبدیلی کرانا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے لنڈن ایک ڈیپوٹیشن بھیجنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔

الٰہ آباد ۲۱ اپریل کو پولیس نے چند انقلاب پسند نوجوانوں کو بدیشی پارچہ فروشوں کے مکانات اور دکانات جلانے کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ اور دو مکانات پر چھاپہ مار کر گندک پوٹاش اور فاسفورس وغیرہ کی ایک بھاری مقدار برآمد کی۔

ڈاکٹر امبیدکر نے ۲۲ اپریل کو یرودا جیل میں گاندھی جی سے ملاقات کی اور کہا کہ پونا پیکٹ کے ماتحت اچھوت امیدواروں کے لئے پینل سسٹم منظور کیا گیا ہے یعنی جتنے اچھوت امیدوار کھڑے ہوں۔ ان میں سے رسمی انتخاب کے ذریعہ پہلے چند ایک منتخب کر لیا جائے۔ اور پھر وہی جنرل انتخاب میں اچھوت امیدواروں کی حیثیت سے کھڑے ہوں چونکہ اس سسٹم پر بہت خرچ آتا ہے اس لئے اسے بدل دیا جائے۔ اور اس کی جگہ یہ طریق اختیار کیا جائے۔ کہ جس امیدوار کو اچھوت ووٹروں کی ایک خاص مقررہ تعداد ووٹ دے اسے کامیاب سمجھا جائے۔ گاندھی جی نے جواب دیا کہ میں ابھی کچھ عرصہ تک اس سوال پر غور کرنا چاہتا ہوں۔ مزید برآں مجھے ہری جن لیڈروں کے ساتھ مشورہ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اور کہا ڈاکٹر امبیدکر کو وہ اپنے خیالات سے لنڈن میں بذریعہ تار مطلع کر دینگے۔ بعد ازاں ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے گاندھی جی نے کہا کہ میں مجوزہ تبدیلی کے مخالف ہوں۔ ڈاکٹر امبیدکر کا خیال ہے کہ اگر انہوں نے مناسب سمجھا اور دوسرے ساتھیوں سے مشورہ لینے کے بعد ضروری ہوا۔ تو وہ یہ تجویز پارلیمنٹری کمیٹی میں پیش کریں گے۔

چیف جسٹس ہائیکورٹ جموں و کشمیر نے حال میں ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ کہ فساد زدہ علاقہ یعنی میرپور اور بھمبر میں ایسے اشخاص کو بلا ادائیگی کورٹ فیس مقدمات دائر کرنے کی اجازت ہے۔ جن کے پاس نہ تو نقد روپیہ ہے

اور نہ ہی سوائے جائداد غیر منقولہ کے کوئی اور جائداد رکھتے ہیں۔ مگر ایسے اشخاص کو اپنی غربت کا ثبوت عدالت کی تسلی کے لئے بہم پہنچانا ہوگا۔

علیحدگی برما کی مخالف پارٹی نے کونسل کے آئندہ اجلاس میں یہ ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں وزیر اعظم نے برما کے لئے جو آئین تجویز کیا ہے اس کی بناء پر یہ کونسل علیحدگی برما کی مخالفت کرتی ہے اس کونسل کی رائے میں وائٹ پیپر کی تجاویز اس قابل ہیں کہ ان میں ترمیم کی جائیں۔

گورنمنٹ بمبئی نے آج سے اڑھائی سال قبل بھڑوچ میونسپلٹی کے سکول بورڈ کی تعلیمی گرانٹ اس الزام میں بند کر دی تھی۔ کہ وہ طلباء اور مدرسین کو تحریک سول نافرمانی میں حصہ لینے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ مگر اب گورنمنٹ نے اس شرط پر دوبارہ گرانٹ دینا منظور کر لیا ہے کہ میونسپلٹی کا سکول بورڈ اپنے وعدہ کے مطابق گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق کام کریگا اور مدرسین و طلباء کو کسی پولیٹیکل تحریک میں حصہ لینے کی اجازت نہ دیگا۔

جاپان کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ جاپانی افواج کو جو دیوار چین کے جنوب میں مصروف پیکار ہیں۔ حکم دیا گیا ہے کہ وہ جنگ کو بند کر دیں کیونکہ انہوں نے جیہول کی سرحد پر اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی مطلع کیا گیا ہے کہ اگر چینی افواج غیر جانبدار علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کریں گی تو ان پر بم باری کی جائیگی۔

لبرٹی رقمطراز ہے کہ حکومت بنگال۔ کلکتہ یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ کی تین ہزار روپے کی سالانہ گرانٹ منسوخ کرنا چاہتی ہے کیونکہ اس کے ارکان کے خلاف سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا الزام ہے۔

ہندوستان اور جاپان کے تجارتی معاہدہ کی تنسیخ کے متعلق جاپان میں غصہ کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ایشیاٹک اینٹی برٹش لیگ نے ٹوکیو میں ایسے اشتہارات چسپاں کئے ہیں۔ جن میں جاپانیوں چینیوں اور ہندوستانیوں پر زور دیا گیا ہے کہ سب متحد ہو کر ہندوستان کے لوگوں کو برطانوی اقتدار سے آزادی دلائیں۔

مسٹر رامزے میکڈانلڈ وزیر اعظم کا جہاز ۲۲ اپریل کو امریکہ کی بندرگاہ پر پہنچا انہیں توپوں کی سلامی دی گئی اور جہاز پر ہی پرجوش استقبال ہوا۔ مسٹر روزویلٹ صدر امریکہ نے بھی قدیم روایات کے برعکس واشنگٹن میں اگلے دروازہ تک آکر آپ کا استقبال کیا۔ مسٹر میکڈانلڈ نے اخبارات

عبدالرحمٰن قادیانی ... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی